بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل
روزنامہ — قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۲ ماہ احسان ۱۳۲۴ ہش | ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | ۲ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام طبیعت اچھی ہے۔ پاؤں میں تا حال درد باقی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج حضور نے خطبہ جمعہ خود پڑھا۔ مسجد کے دروازہ تک آرام کرسی پر بیٹھ کر جسے بعض اصحاب نے اٹھایا تشریف لائے۔ اور پھر پیدل آہستہ آہستہ چلکر ممبر تک پہنچے۔ اور بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج بعد نماز فجر مسجد مبارک میں بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک کا جلسہ ہوا۔ جس میں بشیر الدین صاحب اور چوہدری کرم الہی صاحب نے تقاریر کیں۔

آج بعد نماز مغرب مسجد دار الفضل میں مجلس اطفال الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے مہتمم اطفال منعقد ہوا۔ جس میں چند اصحاب نے اطفال کو نصائح کیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ

فاتح کی حیثیت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

(از ایڈیٹر)

گذشتہ اکتوبر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنگِ یورپ کے اتحادیوں کے حق میں خاتمہ کے آثار دیکھ کر اور اتحادیوں کو سخت غصہ کے لہجہ میں مخالفین کے ساتھ تشدد اور سختی کرنے کے ارادوں کا اظہار پا کر ایک خطبہ پڑھا جس میں یہ تلقین فرمائی۔ کہ

"اگر حکومتوں کے باہمی بغض و کینہ کو دور نہ کیا جائے۔ بلکہ انہیں سختی سے دبا کر رکھا جائے ان کے حقوق کو تلف کر دیا جائے۔ ان کی ترقی کے مواقع کو مسدود کر دیا جائے۔ اور ان کے ساتھ ذلت آمیز سلوک روا رکھا جائے۔ تو ان کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کہ غالب اقوام موقعہ پا کر بڑھ گئی ہیں۔ اب یہ نہیں چاہتیں کہ کوئی دوسری قوم ان سے بڑھ سکے۔ یہ احساس ہے۔ جو اس دباؤ کے نتیجہ میں لازمی طور پر پیدا ہوتا ہے۔ تم اس احساس کو غلط کہو یا صحیح۔ بہرحال جب تک یہ احساس موجود رہیگا۔ جب تک مغلوب اقوام کے دلوں میں یہ خیال رہیگا۔ کہ بڑھنے والی قومیں یہ نہیں چاہتیں کہ روس کی جگہ جرمن لے لے۔ یا انگلستان کی جگہ جاپان لے لے۔ اور یہ ہمیشہ دوسروں کو دبا کر ان پر تسلط اور غلبہ قائم رکھنا چاہتی ہیں۔ اس وقت ہر وہ تجویز جو امن کے قیام کے لئے کی جائیگی ناکام ثابت ہوگی۔ ہر کوشش رائیگاں جائیگی۔ ہر تدبیر بے اثر رہیگی۔ اور یہ خیال مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جائیگا۔ کہ ہماری کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اور ہمیں آگے بڑھنے سے محض اس لئے روکا جاتا ہے۔ کہ اس دوڑ میں بعض اور قومیں ہم سے آگے نکل چکی ہیں۔"

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ فتح کے نشہ نے دوراندیشی اور عاقبت بینی پر غلبہ پا لیا ہے۔ اور آئے دن ایسی ایسی خبریں اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں۔ جن کے نتیجہ میں انتہا درجہ کے بغض اور کینہ کا مستقل طور پر دلوں میں جاگزیں ہو جانا تو لازمی ہے۔ مگر امن کا قیام ناممکن۔ مثلاً اس قسم کی اطلاعات اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں۔ کہ (۱) برطانیہ میں مقیم جرمن قیدیوں کو مکانوں کی از سر نو تعمیر پر لگا دیا جائیگا۔ یہ لوگ سڑکیں بنائینگے نالیاں صاف کرینگے۔ اور عمارتیں تعمیر کرینگے۔ ان سے مسلح گارڈوں کی نگرانی میں کام کرایا جائیگا۔ (۲) جرمنوں کا راشن ½ کر دیا گیا ہے۔ اور ان کی نسبت ان لوگوں کو بہت زیادہ راشن دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جو جرمنی میں جنگی قیدی تھے (۳) یہ خبر بھی شائع ہو چکی ہے کہ جن جرمن لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہیں صرف ضروریات زندگی مہیا کی جائینگی عیش و آرام کی کوئی چیز نہیں دی جائیگی۔ کیونکہ جرمن جنگی قیدیوں کو اپنے جرائم کی قیمت اپنی زندگیوں آزادی۔ پسینے اور خون سے ادا کرنی پڑیگی (۴) ایک اعلان میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جرمن سپاہی اتحادی افسروں اور سپاہیوں کو فوجی طریقہ سے سلام کریں۔ اتحادی اقوام کا جب قومی گیت گایا جائے۔ تو وہ ادب سے کھڑے ہو جائیں۔ جرمن افسروں اور سپاہیوں کو اتحادی افسروں اور سپاہیوں کی موجودگی میں اٹن شن کھڑے رہنا چاہیئے (۵) اخبارات میں یہ بھی چھپ چکا ہے۔ کہ جرمن فوجیوں کو بہت جلد بلجیم۔ ہالینڈ اور فرانس بھیجا جائیگا۔ جہاں وہ تباہ شدہ علاقوں کی تعمیر کرینگے۔ اس کے بعد ان سے ایسا تعمیری کام کرایا جائیگا۔ جو جرمنی میں اتحادیوں کی ملٹری گورنمنٹ کے لئے ضروری ہے۔ (۶) روس کے علاقہ میں لاکھوں جرمنوں سے کئی سال تک مزدوروں کا کام لینے کی بھی تجویز شائع ہو چکی ہے۔ (۷) جرمنی کے تمام بڑے بڑے لیڈر خوفناک سلوک سے بچنے کے لئے یا تو خودکشیاں کر کے مر گئے ہیں۔ یا گرفتار ہو کر کڑی نگرانی میں ہیں۔ اور اپنے انجام کا انتظار کر رہے ہیں (۸) ہٹلر کو زندہ یا مردہ تلاش کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی۔ مگر کوئی پتہ نہ چلنے پر اب جذبہ انتقام کی سیری کے لئے یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ ہٹلر مر گیا ہو یا زندہ ہو اس کے خلاف ضرور مقدمہ چلایا جائیگا۔ (۹) ہملر کی خودکشی کے بعد اس کی نعش کو ایک کمبل میں لپیٹ کر عام قبرستان میں دفن کرنے کی بجائے ناپسندیدہ مقام پر دبا دیا گیا۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ اس قسم کی حرکات سے کونسے فوائد کی توقع ہو سکتی ہے۔ اور ان سے فاتحین کو سوائے نفرت اور کینہ کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ آہ اس زمانہ میں جسے تہذیب و شائستگی کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ تہذیب کے اعلیٰ مقام پر پہنچنے کی دعویدار اقوام اس قدر وحشت اور بے دردی کا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ جو زمانہ جہالت کو بھی شرما دینے کے لئے کافی ہے۔

یورپ کے معترضین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جنگوں پر بڑے بڑے اعتراضات کئے۔ اور انہیں ظالمانہ اور بے رحمانہ ثابت کرنے کے لئے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگایا۔ مگر آج یورپ اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھے۔ کہ دوران جنگ میں یورپ کے مہذب لوگ جس رنگ میں لڑائیاں لڑتے رہے ہیں اسے اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو اب لڑائی ختم ہونے کے بعد قیام امن کے لئے جو طریق اختیار کر رہے ہیں۔ وہ کس قدر بھیانک اور کتنا خوفناک ہے اور اس طریق عمل کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس طریق کے ساتھ جو آپ نے فاتح ہونے کی حیثیت میں مفتوحین کے ساتھ روا رکھا کچھ بھی نسبت ہے؟ قطعاً نہیں۔ صرف ایک مگر اسلامی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت رکھنے والی مثال پیش کی جاتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جب کفار کے سالہا سال کے شدید مظالم برداشت کرنے کے بعد خدا تعالیٰ نے ان پر عظیم الشان فتح عطا کی۔ اور آپ مکہ میں فاتحانہ شان سے داخل ہوئے تو اعلان فرما دیا۔ کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائیگا۔ اسے کچھ نہیں کہا جائیگا۔ ابوسفیان خود بہت بڑا جنگی مجرم تھا۔ مگر وہ معافی سے بچا تھا۔

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ غلام نبی

اسے نہ صرف معاف کر دیا گیا۔ بلکہ یہ اعزاز بھی بخشا گیا۔ کہ جو شخص اس کے ہاں چلا جائیگا۔ وہ محفوظ ہو جائیگا۔ پھر یہ بھی اعلان فرما دیا۔ کہ جو اپنا دروازہ بند کر لیگا۔ اس کو بھی امن ہے۔ اور جو مسجد حرام میں داخل ہوگا۔ اس کو بھی امن ہے۔

امن حاصل کرنے کی آٹھ صورتیں پیش کرنے کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امراء لشکر کو یہ ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص تم سے لڑے۔ اس سے تم بھی لڑنا اور کسی کو قتل نہ کرنا۔ پھر جن کو جنگی مجرم قرار دے کر قابل سزا سمجھا گیا۔ ان میں سے بھی جس نے معافی مانگی۔ یا جس کے لئے کوئی اور معافی خواہ ہوا۔ اسے رحمۃ للعلمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاف فرما دیا۔ اور قابل سزا مجرمین میں بعض لونڈیاں بھی تھیں۔ ان کو بھی سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاف فرما دیا۔ اور انتہا یہ کہ پورا غلبہ حاصل کر لینے کے بعد خود مجرمین سے دریافت فرمایا کہ اے قریش تم کیا خیال کرتے ہو۔ کہ میں تم سے کیا سلوک کرونگا۔ انہوں نے کہا آپ جو کچھ کرینگے بہتر کرینگے آپ ہمارے بھائی کریم ابن کریم ہیں۔ اس پر فرمایا۔ اچھا جاؤ تم سب آزاد ہو۔

کاش دنیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو۔ تا حقیقی امن اور چین حاصل ہو۔

مہاڈی ڈوگر میں تبلیغی جلسہ

۴ و ۵ جون سنہ ۱۹۴۵ء تبلیغی جلسہ منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مقررہ تاریخوں کو جلسہ میں شامل ہوں۔ غیر احمدی دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں۔ رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ مہاڈی ڈوگر ہوگا۔ مرکز سے بھی مبلغین جائینگے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

گریجوایٹ کارکنوں کی ضرورت

زراعت کے گریجوایٹوں کو معقول تنخواہ دی جائے گی

سندھ کی زمینوں کے لئے گریجوایٹ کارکنوں کی ضرورت ہے۔ زراعت کے گریجوایٹوں کو زیادہ تنخواہ دی جائیگی۔ اسی طرح جنہوں نے کم سے کم تین چار سال کسی گورنمنٹ زمیندارہ فارم کا انچارج کی صورت میں کام کیا ہو۔ انہیں حسب لیاقت اور بھی مزید تنخواہ دی جائیگی تنخواہ ہر صورت میں معقول ہوگی۔ اور عام مارکیٹ ریٹ سے کم نہیں ہوگی۔ اگر کوئی پرانا تجربہ کار آدمی ہو خواہ اعلیٰ گریڈ سرکاری کا ہو اسے بھی حسب لیاقت دی جاسکتی ہے بہر حال درخواست دینے والا صرف اس وجہ سے نہ ہچکچائے کہ اسے شاید تنخواہ اس کے درجہ کے مطابق نہ ملے گی چونکہ ضرورت فوری ہے۔

درخواستیں فوراً آنی چاہئیں۔

(انچارج تحریک جدید)

غرباء کے لئے غلہ کا انتظام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب اس وقت اپنے لئے غلہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور زمیندار غلہ اٹھا رہے ہونگے اس وقت انہیں قادیان کے ان غرباء کو نہیں بھولنا چاہئیے جو دیار حبیب میں تنگی کے ایام گزار رہے ہیں۔ ہمیں ان کیلئے اٹھارہ سو من غلہ یا پندرہ ہزار روپیہ چاہئیے۔ گزشتہ سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا اور تین ہزار کے قریب قرض گزشتہ سال کا بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ گزشتہ سال دو سو من غلہ میں نے دیا تھا ایک سو من برادرم عبداللہ خان صاحب نے اور دو سو من عزیزم ملک عمر علی صاحب نے کوئی سو من کے قریب غلہ ہمارے دوسرے رشتہ داروں نے دیا تھا کل چودہ سو من غلہ ہوا تھا جس میں سے پانچ سو من غلہ ہمارے خاندان نے دیا۔ گو ہمارے لئے یہ خوشی کا موجب ہو۔ مگر باقی جماعت کیلئے یہ سخت ندامت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایک خاندان کی امداد سے دگنا بھی باقی ساری جماعت نہ دے سکی۔ غرباء کا امن اور آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہوتا ہے۔ جو لوگ اس طرف سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس لئے میں اس سال خصوصیت سے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر خاندان اپنے سالانہ غلہ کا چالیسواں حصہ اس مد میں ادا کرے۔ اور امراء حسب توفیق زیادہ رقم دیں اور زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۴۰ غرباء کیلئے ادا کریں۔ امید ہے کہ جماعت اس دفعہ اپنی سابقہ غفلت کا بھی ازالہ کریگی۔۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

سب سے بڑی خدمت

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است

ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

مندرجہ بالا مقدس کلام ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ حضور نے اپنا کاروبار، مقصود و مطلوب اور تمنا خدمت خلق کو قرار دیا ہے۔ اور یہ نہایت اہم مقصد تھا جس کو آپ نے اپنی ساری عمر پیش خاطر رکھا خدمت۔ ہاں سب سے بڑی خدمت وہی ہے جس کا سلسلہ آئندہ زندگی تک ممتد ہو۔ اور وہ روحانی خدمت ہے۔ جس کا سب سے بڑا ذریعہ تبلیغ ہے۔ پس آپ تبلیغ کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دے کر حضور کے اس اعلیٰ مقصد کو پورا کریں۔

فی الحال مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل طریق پر اس خدمت کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ (۱) تبلیغ کے لئے اپنے ایام فارغ کر کے وقف کریں۔ (۲) ہفتہ میں کم از کم باقاعدہ وفود کی صورت میں اجتماعی تبلیغ میں حصہ لیں۔ (۳) تبلیغی کارگزاری کی باقاعدہ رپورٹ مرکز میں بھیجیں۔ برکات احمد نائب مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ محلہ دارالفتوح کا جلسہ

۲۶ مئی محلہ دارالفتوح کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت محترمہ خدیجہ زینب صاحبہ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب منعقد ہوا۔ کلثوم محمودہ نے خاموشی کے متعلق امۃ الحی نے زکوٰۃ کے متعلق مضمون پڑھے نصیرہ نزہت نے حدیث کا درس دیا اور درود شریف پڑھنے کے متعلق حضرت امیر المومنین المصلح الموعود کی تقریر پڑھ کر سنائی۔ پھر صدر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی تحریک اور وصیت کی اہمیت کے متعلق خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے لجنہ اماء اللہ کی ماہ اپریل کی رپورٹ پڑھ کر سنائی اور وقت کی پابندی اور تربیت و اصلاح و خدمت خلق کے متعلق تقریر کی اور ناصرات الاحمدیہ کی فہرست تیار کی۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت کے لئے دعا کی گئی۔

(امۃ اللطیف سیکرٹری)

اسلام کی تعلیم فطرت صحیحہ کے مطابق اور تمام علوم کا منبع ہے

اسلام کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس نے جو بھی تعلیم دی ہے۔ وہ انسان کی فطرت صحیحہ کے مطابق ہے۔ فطرت صحیحہ کے خلاف جس قدر بھی رجحانات ہوتے ہیں وہ یا تو بالکل عارضی ہوتے ہیں۔ اور جلد یا بدیر عقل سلیم نقطہ مرکزیہ کو سمجھنے لگ جاتی ہے۔ اور انسانی دماغ کو اس کیطرف مجبور کر کے کھینچ لاتی ہے۔ یا دوسرے ماحول میں رہ کر کبھی کبھی وہ رنگ ظاہر کرتی رہتی ہے جو اس کا فطرتی رنگ ہوتا ہے۔ مثلاً توحید کا عقیدہ فطرت صحیحہ کے مطابق ہے دنیا میں ہزار لوگ بت پرستی کریں۔ آتش پرستی کریں۔ سورج پرستی کریں۔ یا خدا کا کلی طور پر انکار کریں۔ لیکن جب عمدگی کے ساتھ ان کے اس عقیدے کا بطلان ان پر ظاہر کیا جائے۔ اور اس کے نقائص سے آگاہ کیا جائے۔ وہ تسلیم کرلینگے کہ ہمارے نزدیک بھی خدا تو ایک ہی ہے۔ لیکن وہ چونکہ ورار الورا ہستی ہے۔ اور نظروں سے اوجھل۔ اس لئے ان چیزوں کو وسیلہ بنا کر ہم اس تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ یہ چیزیں ہماری مقصود نہیں۔ مقصود تو وہی معبود حقیقی ہے۔ لیکن یہ ایک سیڑھی جس کے ذریعہ ہم اس تک پہونچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح کیا گیا ہے کہ و یعبدون من دون اللہ مالا یضرھم ولا ینفعھم و یقولون ھٰؤلاء شفعٰؤنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحٰنہ و تعالیٰ عما یشرکون (یونس ع ۲) اور وہ عبادت کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا اس کی جو نہ ضرر دے گا ان کو اور نہ نفع دیگا ان کو۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ تو ہماری شفاعت کرنے والے ہیں اللہ کے حضور۔ ان سے کہدو کیا تم اللہ کو اس کی خبر دیتے ہو جو نہیں جانتا وہ آسمانوں میں اور زمین میں۔ پاک ہے وہ اور بلند ہے اس سے جو وہ شریک بناتے ہیں۔ کچھ اور لوگ ہوتے ہیں جو سمجھانے سے نہیں سمجھتے۔ دکھانے سے نہیں دیکھتے۔ اور سنانے سے نہیں سنتے۔ قدرت ان کو اپنے زبردست ہاتھوں سے پکڑ کر اصل راستے پر لا کھڑا کرتی ہے۔ اور کہتی ہے یہی وہ راستہ جس کا تم انکار کرتے ہو۔ اس وقت دہریہ بھی خدا کا منکر ہوتا ہے۔ جب اپنے آپ کو مصائب میں گرفتار پاتا ہے مشکلات کا سمندر اس کے آگے اور پیچھے اس کے دائیں اور بائیں لہریں مارتا ہوا اسے گھیر تا ہے تو اس کی فطرت سلیم پکار اٹھتی ہے کہ اے خدا تو مجھے اس عذاب سے بچا۔ مگر جب رحمت خداوندی کی وسیع چادر اس کو ڈھانپ لیتی ہے وہ پھر کجروی اختیار کر لیتا ہے۔ قرآن کریم نے ایسے لوگوں کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

ھو الذی یسیرکم فی البر و البحر حتی اذا کنتم فی الفلک و جرین بھم بریح طیبۃ و فرحوا بھا جاءتھا ریح عاصف و جاءھم الموج من کل مکان و ظنوا انھم احیط بھم دعوا اللہ مخلصین لہ الدین لئن انجیتنا من ھٰذہ لنکونن من الشاکرین فلما انجا ھم اذا ھم یبغون فی الارض بغیر الحق۔ یا ایھا الناس انما بغیکم علیٰ انفسکم متاع الحیوۃ الدنیا ثم الینا مرجعکم فننبئکم بما کنتم تعملون (یونس ع ۳) یعنی وہی ہے جو چلاتا ہے تم کو جنگل اور دریا میں یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہو اور چل رہی ہوتی ہے ساتھ اس کے ہوا موافق۔ اور خوش ہوتے ہیں اس سے۔ تو آ لگے اس کو ہوا تند اور آئے ان پر موج ہر جگہ سے اور سمجھا انہوں نے کہ گھیرے گئے وہ اس وقت پکارتے ہیں اللہ کو خالص کرتے ہوئے اسکی عبادت کو اور کہتے ہیں اگر نجات دی۔ تو نے ہم کو اس سے، تو ضرور ہم شکر گزاروں میں سے ہونگے۔ پس جب اس نے ان کو نجات دی وہ سرکشی کرنے لگ گئے زمین میں ناحق۔ اے لوگو تمہاری یہ بغاوت تمہاری جانوں کے لئے نقصان رساں ہے چند روزہ زندگی گزار لو۔ پھر تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آ ؤ گے۔ اس وقت ہم تمہیں بتائیں گے۔ جو تم کرتے تھے۔

غرض یہ ایک مثال بیان کی گئی ہے جو انسان کی فطرت صحیحہ کے مطابق ہے۔ اور دنیا کا ہر انسان خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو یا لامذہب ہو۔ اس کی فطرت اس کو اس نقطہ کیطرف کسی نہ کسی وقت اور کسی نہ کسی حالت میں ضرور لے آتی ہے۔ اس قسم کے بیسیوں احکام اسلام کے ایسے ہیں۔ جو عین انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ دنیا نے ان کو سنا۔ اور راہ راست پر گامزن نہ ہوئے۔ پھر مجبوراً اسلام کی تعلیم کی نقل کرنے پر مجبور ہو گئے۔ مثلاً تعدد ازدواج، طلاق، سود کی حرمت، چھوت چھات نہ کرنا۔ بیواؤں کی شادی وغیرہ کے متعلق اسلام نے جو تعلیم پیش کی ہے۔ اسے اختیار کیا جا رہا ہے۔

ایک اور خصوصیت اسلام کی یہ ہے کہ چونکہ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اس لئے اس کی مذہبی کتاب قرآن ہر قسم کے علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہے۔ ہر علم کا بیج اس میں موجود ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے نئے نئے علوم ایجاد کئے۔ اور اس پہلو سے بے حد ترقی کی۔ اور آج تک ترقی یافتہ دنیا ان کی خوشہ چینی کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور اس بات کا اسے اعتراف ہے چنانچہ ایک یوربین مؤرخ لکھتا ہے۔

”عرب نویں صدی میں ان مفید ترین قواعد کے مالک تھے۔ جو مدتوں بعد زمانہ حال کے ہاتھ میں عجیب و غریب ایجادات کی کنجی بن گئے۔“ (سیدیا ایسٹ ہسٹری عرب صفحہ ۳۴۴)

اسی طرح علوم طبیعہ۔ علم کیمیا۔ نباتات۔ طبقات الارض۔ اقتصادیات یہ سب علوم اسلام سے ہی لئے گئے۔ چنانچہ لکھا ہے

”مسلمانوں نے علوم طبعیہ کی تہذیب نہایت محنت کے ساتھ کی۔ علم کیمیا۔ نباتات طبقات الارض، علم الاقتصاد اور علم خلافت اور تاریخ تمدن نے بڑے بڑے آدمیوں کے دماغ اور طاقت کو پگھلا دیا ہے۔ لیکن درحقیقت مسلمان زمانہ حال کے شکریہ کے مستحق نہیں کہ انہوں نے طریق آزمائش ایجاد کیا۔“ (ڈریپر جلد دوم صفحہ ۴۷)

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں لکھا ہے۔

”کوئی قوم نہ تھی کہ یونانی فصاحت اور عروض میں عربوں سے بڑھ کر نہ تھے۔“

”مسلمانوں کی حکومت میں علم کی روشنی مشرق کے تمام حصوں پر پھیل گئی۔ یہاں تک کہ چین تک اس کی شعائیں پہنچیں۔ ابن یونس کے فلکیات کے نقشے ۱۲۸۰ء میں چینیوں نے ترجمے کئے۔“

”فلسفہ میں فارابی۔ رازی۔ ابن رشد۔ ابن سینا وغیرہ کے نام ابھی تک مسطور ہیں۔ جنہیں دشمن کی آنکھ بھی دیکھتی ہے۔ اور دوست کی بھی۔ ابو حسن حبا کو کون نہیں جانتا۔ جس نے الجبرا کو جیومیٹری کے مطابق بنایا۔ البیرونی جو سلطان محمود کے دربار میں تھا فلسفہ۔ ریاضی اور جغرافیہ میں اس کے برابر کوئی تھا؟ اس دربار کا مشہور صاحب قلم فردوسی تھا۔ جس کی نظیر یورپ کے ہومر میں بمشکل ملتی ہے۔ تمام مشرق میں مسلمانوں کی طرف سے علم کی روشنی پھیلی۔“

یہ علوم یہ ایجادات مسلمانوں نے کہاں سے سیکھیں۔ قرآن کریم کی روشنی سے جس نے فارابی اور رازی کے دماغ کو منور کیا۔ وہ قرآن ہی کا خزانہ تھا۔ جس میں سے ایک ذرہ ابو حسن حبا کو ملا۔ تو اس نے الجبرا اور جیومیٹری کے قواعد تدوین کئے۔ وہ قرآن ہی کے انوار تھے جن میں سے علم کیمیا۔ نباتات۔ طبقات الارض اور اقتصادیات نکلے۔ اور آج ان سے ساری دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ ان کے مقابلہ میں وہ کونسے علوم ہیں جن کا منبع انجیل اور بائیبل ہے۔ اور کونسے علوم ہیں۔ جن کا مخرج وید اور ژند اوستا ہیں۔ اس کا جواب کوئی نہیں دے سکتا۔

محمد احمد ثاقب واقف زندگی

کلام محمود ہر دو حصہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تمام آجتک کی اردو نظموں کا مجموعہ نیا ایڈیشن سفید کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے شائع کیا ہے۔ ۱۲۸ صفحات قیمت آٹھ آنے

حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ جی اٹھنے کا بے بنیاد دعویٰ

خالی قبر

عیسائی رسالہ "اخوت" لاہور نے اپنے عید قیامت نمبر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے فوت ہو کر دوبارہ زندہ ہو جانے کے ثبوت میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "قیامت مسیح کی شہادتیں" مضمون نگار نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پانچ باتیں پیش کی ہیں۔ جن میں سے پہلی بات اسی کے الفاظ میں یہ ہے "خالی قبر قیامت مسیح کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ کیونکہ مسیح کی خالی قبر مسیحی مذہب کا بنیادی پتھر ہے" مگر مضمون نگار نے اس شہادت کو پیش کرتے ہوئے نہیں سوچا۔ کہ کیا خالی قبر کسی کے مر کر جی اٹھنے کا ثبوت ہوا کرتی ہے۔ ہاں اگر وہ پہلے یہ ثابت کرتے کہ حضرت مسیحؑ درحقیقت صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔ اور ان کو فوت شدہ ہونے کی حالت میں قبر میں رکھا گیا تھا جہاں سے وہ زندہ ہو کر نکل آئے تو ان کی بات معقول ہو سکتی تھی۔ لیکن بغیر اس ثبوت کے کہ مسیح درحقیقت مرنے کے بعد قبر میں رکھے گئے تھے خالی قبر پیش کرنا ان کے جی اٹھنے کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ جب کسی انجیل سے اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ حضرت مسیحؑ نے درحقیقت صلیب پر جان دی۔ بلکہ برخلاف اس کے ایسے واقعات اور قرائن پائے جاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے۔ اور زندہ ہونے کی حالت میں ہی قبر نما جگہ میں رکھے گئے اور دوائیوں وغیرہ کے استعمال سے خدا نے آپ کو صحت بخشی تو ان کے دوبارہ جی اٹھنے کا ادعا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

یاد رکھنا چاہئے۔ کہ رومی صلیب اس قسم کی تھی۔ کہ اس پر انسان کئی دنوں کے بعد جان دیتا تھا۔ فوراً ہلاک نہیں ہو جاتا تھا۔ پھر کسی مصلوب کے متعلق شک ہوتا کہ وہ زندہ ہے۔ تو اس کی ہڈیاں توڑی جاتیں اور اس طرح اس کا خاتمہ کیا جاتا۔ خدا کے فضل سے حضرت مسیح علیہ السلام پر یہ دونوں حالتیں وارد نہیں ہوئیں۔ اناجیل کے بیان کے موافق آپ صرف چند گھنٹے صلیب پر رہے اور پھر اتار لئے گئے۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ ان کی ہڈیاں بھی نہیں توڑی گئیں۔ پھر وہ جس قبر میں رکھے گئے وہ پرانی اور بند نہ تھی۔ بلکہ نئی اور ہوا دار کمرے کی صورت میں تھی۔ اور اس سے پہلے اس میں کوئی نہ رکھا گیا تھا۔ اور یوسف ارمیتیا کا اس موقع پر اپنے ساتھ خوشبودار ادویات اور عود وغیرہ پچاس سیر کے قریب لانے کا ذکر انجیل میں کیا گیا ہے۔ یہ سب باتیں بتاتی ہیں۔ کہ خالی قبر حضرت مسیحؑ کے دوبارہ زندہ ہونیکا ثبوت نہیں بلکہ بیہوشی سے ہوش میں آ جانے کا ثبوت ہیں۔

ہاں مجازی طور پر جیسا کہ حضرت مسیح کا قاعدہ تھا کہ تمثیلوں اور استعارات میں کلام فرمایا کرتے تھے۔ اس موت نما بے ہوشی کو انہوں نے موت سے ہی تعبیر کیا تو کوئی عجوبہ نہیں۔ ہر قوم میں ایسے محاورات موجود ہیں۔ کہ غیر معمولی حالات میں زندگی کو دوبارہ زندہ ہونے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اگر اسی محاورہ کے مطابق حضرت مسیحؑ نے بھی اپنے متعلق دوبارہ زندگی پانے کے الفاظ استعمال کئے تو یہ غیر معمولی بات نہیں حقیقی رنگ میں حضرت مسیحؑ نے کہیں نہیں فرمایا کہ میں مردوں میں سے جی اٹھونگا۔ چنانچہ یوحنا اپنی انجیل میں مسیح کے شاگردوں کے متعلق لکھتے ہیں۔ "وہ اب تک اس نوشتہ کو نہ جانتے تھے جس کے بموجب اس کا مردوں میں سے جی اٹھنا ضروری تھا" یوحنا $\frac{20}{9}$ اس آیت سے ان تمام روایات کی تردید ہو جاتی ہے۔ جو بعد میں حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب کر دی گئیں۔ کہ انہوں نے کہا تھا۔ کہ میں دوبارہ زندہ ہو جاؤں گا (متی $\frac{27}{63}$)

پس جب حضرت مسیحؑ مردہ ہونے پر قبر میں رکھے ہی نہیں گئے تو دوبارہ جی اٹھنا کیا معنے رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں کیا حواریوں میں سے کسی نے گواہی دی کہ اس نے یسوع مسیح کو زندہ ہوتے دیکھا۔ کیا کوئی اس کے جی اٹھنے کے وقت وہاں موجود تھا؟ جب موقع کا کوئی عینی گواہ ہی نہیں تو کس طرح یقینی طور پر اسکی صحت کے متعلق کوئی دعویٰ کر سکتا ہے۔ وہ عورتیں جو صبح صبح قبر پر گئی تھیں۔ انہوں نے بھی مسیحؑ کو دوبارہ زندہ ہوتے نہیں دیکھا۔ بلکہ انہوں نے رویا بیان کیا کہ مسیح مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ چنانچہ لوقا لکھتے ہیں۔ "ہم میں سے چند عورتوں نے بھی ہم کو حیران کر دیا ہے۔ جو سویرے ہی قبر پر گئی تھیں۔ اور جب اس کی لاش نہ پائی تو یہ کہتی ہوئی آئیں کہ ہم نے رویا میں فرشتوں کو بھی دیکھا انہوں نے کہا وہ زندہ ہے۔ اور بعض ہمارے ساتھیوں میں سے قبر پر گئے اور جیسا کہ عورتوں نے کہا تھا ویسا ہی پایا مگر اس کو نہ دیکھا" لوقا $\frac{24}{22 \text{ تا } 24}$

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر مرے نہیں تھے۔ بلکہ زندہ ہی رہے۔ اور اس سے باقی اناجیل کی ان روایات کی بھی تردید ہو جاتی ہے۔

اسی ضمن میں مضمون نویس نے یہ لکھا ہے۔ "اگر یہ کہا جائے کہ مسیحؑ پر موت کی سی حالت طاری ہو گئی تھی۔ اور وہ فوت نہیں ہوئے تھے۔ تو یہ دلیل انجیل کے بیان سے فوراً رد کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ وہ سپاہی جنہوں نے مسیح کے دائیں اور بائیں چوروں کی ٹانگیں توڑی تھیں انہوں نے گواہی دی کہ مسیح مر چکا ہے" ملخصاً

مگر اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ صوبہ دار جو مسیح کی صلیب کا نگران تھا۔ وہ مسیح پر ایمان رکھتا تھا۔ جیسا کہ متی باب ۸ میں مذکور ہے۔ اور اس کا اظہار زلزلہ آنے پر بھی اس نے کیا۔ اس حالت میں قرائن بتاتے ہیں کہ اس نے اور اس کے ماتحت سپاہیوں نے یہ فقرہ یہودیوں کو ٹالنے کے لئے کہدیا۔ بات تو تب تھی کہ وہ ان چوروں میں سے بھی کسی کے متعلق بھی یہ کہتا۔ تین شخصوں میں سے اس کے متعلق اس کا کہنا بتاتا ہے۔ کہ یہ بات اس نے یہودیوں کی توجہ کو دوسری طرف مبذول کرنے کے لئے کہی۔ پھر ایک سپاہی کا بھالا مارنا اور مسیحؑ کے جسم سے خون اور پانی بہہ نکلنا جو زندگی کی علامت ہے۔ لیکن سپاہی کا اس پر بھی خاموش رہنا بتاتا ہے۔ کہ وہ بھی مسیحؑ کو بچانے کی فکر میں تھے۔ اور چونکہ یہ سب کچھ پلاطوس کی ہدایات کے ماتحت ہو رہا تھا۔ اس لئے سپاہیوں نے حضرت مسیحؑ کے خلاف کوئی حرکت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ہاں انہوں نے یہودیوں کو بڑے اچھے طریق سے ٹال دیا۔

پھر مضمون نویس لکھتے ہیں۔ کہ اتنے ضعف کی حالت میں مسیحؑ قبر کے منہ پر رکھے ہوئے بھاری پتھر کو کیونکر لڑھکا سکے۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے۔ کہ یوسف نیکولیس دونوں نے مسیحؑ کو قبر میں رکھا تھا۔ (یوحنا $\frac{19}{40}$) انہوں نے ہی پتھر کو ہٹایا۔ اور پتھر کوئی اتنا بھاری نہ تھا کہ ایک آدمی اسے لڑھکا نہ سکتا۔ جیسا کہ متی $\frac{27}{60}$ میں لکھا ہے۔ "وہ (یعنی یوسف) ایک بڑا پتھر قبر کے منہ پر لڑھکا کر چلا گیا۔" ایک ہی آدمی نے رکھا تھا۔

پس ان دونوں یوسف اور نیکولیس یا ان میں سے کسی ایک نے اس کام کو سرانجام دیا۔ جیسا کہ انہوں نے مسیحؑ کو قبر میں رکھتے وقت کیا تھا۔ نور الحق انور

ذوق و شوق

مومن آں نیست کہ سودائے حسابے دارد — مومن آں است کہ کالائے نظامے دارد

تو دریں تیرہ زماں نقدِ نظر باختۂ — ورنہ دارائے جہاں جلوۂ عامے دارد

گاہ باشد کہ دلم ذوقِ سجودے جوید — گاہ باشد کہ تمنائے قیامے دارد

جلوتے گو کہ دہد جذب و سرور و مستی — خلوتے گو کہ تب و تابِ دوامے دارد

گو جنونے کہ کند شورشِ محشر برپا — گو یقینے کہ بخود جذبِ مرامے دارد

ہر زماں تشنہ لباں بادۂ صافی گیرند — ہر زماں پیرِ مغاں گردشِ جامے دارد

آنچہ تابید بہ پہنائے شبستانِ حجاز — قادیاں نیز ہماں ماہِ تمامے دارد

ہوشمندانِ جہاں گردِ تو محشر گردند

توچہ دانی کہ جنونش چہ مقامے دارد

خضر مبشر احمد عربی

دنیا کی مشکلات کا اصل حل

(از مسٹر ضیاء الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ گورداسپور)

۱۹۱۸ء میں روس کا مشہور انقلاب رونما ہوا۔ جبکہ بالشویک تحریک جاری ہوئی۔ اس تحریک کا لب لباب یہ ہے۔ کہ خدا کوئی نہیں۔ دنیا میں کوئی سرمایہ دار نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ ہی سرمایہ داروں کی حکومت ہونی چاہیئے۔ بلکہ مزدوروں کی حکومت ہونی چاہیئے۔ ضروریات زندگی از قسم روٹی و کپڑا۔ مکان وغیرہ ہر ایک کو ملنا چاہیئے۔ مذہب کے نام پر دنیا میں بہت مظالم ہوئے ہیں۔ اور یہ بنار فساد ہے۔ اسے مٹا دینا چاہیئے۔ بالشویک لٹریچر میں ان کے اس عقیدہ کو ایک فقرہ میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ "ہم نے خدا کو (نعوذ باللہ) آسمان سے اور سرمایہ دار کو زمین سے خارج کر دیا ہے۔"

اس تحریک کے مقابلہ میں یورپ میں دو تحریکیں جاری ہوئیں۔ فیس ازم اور نازی ازم۔ فیس ازم سے یہ مطلب ہے۔ کہ دنیا میں کل طاقت و قوت۔ دولت و حکومت سرمایہ داروں کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے۔ کمزور اور غریب محکوم رہنے کے واسطے پیدا ہوئے ہیں۔ کمزور کو فنا کر دینا چاہیئے۔ اس تحریک کا بانی مسولینی سمجھا جاتا ہے۔ اس کے ذاتی حالات کے لکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ ایک دفعہ اس نے اپنے اخبار Papolo De Italia میں ایک لطیفہ لکھا۔ کہ لوگ مجھے طعنہ دیتے ہیں۔ کہ تو لوہار کا بیٹا ہے۔ مگر مجھے اس بات پر فخر ہے۔ کہ میرا باپ لوہار تھا۔ مجھ میں اور میرے باپ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ لوہے کو گرم کر کے موڑتا تھا۔ اور میں قوموں کی قسمتوں کو موڑتا ہوں۔ شروع میں یہ تحریک بہت زوروں پر رہی۔

جرمنی کی نازی ازم کی تحریک بھی اسی تحریک سے ملتی جلتی تھی۔ اس تحریک کا بہت سا حصہ ہٹلر کی کتاب مین کمپ (میری جدوجہد) میں موجود ہے۔ ہٹلر نے لکھا ہے۔ کہ جرمن آرین نسل سے ہونے کے باعث ایک اعلیٰ ذات ہیں۔ ہماری قوم کے لئے حکومت کرنا ازل سے مقدر ہے۔ انگریز یہ غلطی کرتے ہیں۔ کہ انگریز قوموں کو اعلیٰ تعلیم دلا کر وکالت اور ڈاکٹری وغیرہ کے اعلیٰ پیشے سکھا دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہٹلر کی کتاب بالشویک اور یہودیوں کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات سے لبریز ہے۔ ہٹلر کے حکم سے ۳۰ لاکھ یہودیوں کو اپنے املاک سے محروم کر کے جلاوطن کر دیا گیا۔ اور ۵۰ لاکھ غیر جرمن کو دوران جنگ میں جنگی قید خانوں میں قتل کرایا گیا۔

۱۹۲۳ء سے ۱۹۳۹ء تک ان سب تحریکوں کے موجد اپنا اپنا پراپیگنڈا کرتے رہے بالآخر ستمبر ۱۹۳۹ء میں یہ اختلاف اس خطرناک جنگ کی شکل میں رونما ہوا۔ اس جنگ کے واقعات کی تفصیل تو طویل ہے۔ مگر ایک احمدی کے نقطہ نگاہ سے یہ جنگ ہوائی جہازوں اور ٹینکوں کی جنگ نہیں بلکہ دو مختلف مذہبوں کی لڑائی اور نئی اور پرانی تہذیب کا خطرناک تصادم ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا اپنی مشکلات کا صحیح حل تلاش کر رہی ہے۔ اور امن کا صحیح فارمولا معلوم کرنے کے لئے ہاتھ پیر مار رہی ہے۔ گذشتہ ۲۰ سال کے عرصہ میں یورپ میں ہٹلر و مسولینی زوروں پر تھے۔ چاروں طرف انہی کا چرچا تھا۔ مگر جو دریا چڑھتے ہیں۔ وہ اترتے بھی ہیں۔ سلطنتیں بنتی ہیں اور بگڑ جاتی ہیں۔ سدا رہے خدا کا نام۔ ہٹلر اور مسولینی دنیا سے اٹھ گئے۔ اور ان کی سلطنتوں کی بساط الٹ گئی۔ اتحادیوں کو جن میں روس بھی شامل ہے۔ فتح حاصل ہوئی۔ اور اب یہ خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ روس کا اقتدار سارے یورپ پر ہو جائے گا۔ اور کمیونزم ہر جگہ پھیل جائیگا۔ سوویٹ روس والے کمیونزم کی تعریف کے بہت ڈھول پیٹتے رہتے ہیں۔ اور ان کے زیر اثر دوسرے لوگ جن میں مسلمان کہلانے والے بھی شامل ہیں۔ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے رہتے ہیں۔ مگر جو اصول ۱۹۱۸ء کے انقلاب کے وقت قائم کئے گئے تھے۔ ان میں تھرڈ انٹرنیشنل میں بہت سی قطع و برید کر دی گئی تھی۔ چنانچہ روس میں اب جو سسٹم جاری ہے۔ وہ امپیریلزم کے بہت قریب آ گیا ہے۔ سٹالن نے اعلان کیا ہے۔ کہ "ہم یورپ میں امن وانصاف قائم کریں گے" اور دنیا کو کمیونزم ایک چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر چیز جو چمکتی ہے۔ وہ سونا نہیں ہوتی۔ کمیونزم کہتی ہے۔ کہ غریبوں کی حکومت ہونی چاہیئے۔ امیروں کو ختم کر دو۔ فیس ازم امپیریلزم اور نازی ازم کہتی ہے۔ کہ امیروں کے پاس سب کچھ ہونا چاہیئے۔ غریبوں کو فنا کر دو۔ گویا دونوں تحریکوں میں افراط و تفریط کا نقص ہے۔ اسلام نے درمیانی راستہ پیش کیا ہے۔ کہ خوب کماؤ۔ خوب کھاؤ۔ مگر محتاجوں رشتہ داروں۔ یتامیٰ۔ مساکین۔ سائلوں۔ مسافروں۔ مصیبت زدوں کا بھی تمہاری کمائی میں حصہ ہے۔ اسلام نے امیر غریب دونوں کے حقوق قائم کئے ہیں۔ اور یہی دنیا کی مشکلات کا حل ہے۔ اور انہی اصول پر عمل کرنے سے دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ جنہیں احمدیت پیش کرتی ہے۔

نیز احمدیت کا مقدس بانی اور اس زمانہ کا نبی اور امن کا شہزادہ خدا تعالیٰ کے الہام کی بنا پر یہ اعلان کر چکا ہے کہ "زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آ گیا ہے۔" اس لئے کمیونزم کی شکست لازمی ہے۔ ہم اس وقت نہیں کہہ سکتے۔ کہ ایسا کیونکر ہوگا۔ مگر نوشتے پورے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے جو بات فرماتے ہیں۔ وہ ضرور پوری ہوتی ہے۔ پولینڈ کا جھگڑا۔ آسٹریا کی الجھن۔ ایران کا تیل وغیرہ وغیرہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جن سے صاف نظر آتا ہے۔ کہ ایک تیسری جنگ کے لئے مواد جمع ہو رہا ہے۔ اور اگر ایسا ہوا۔ تو اسمیں اُسی فریق کو فتح حاصل ہوگی۔ جسکی سلطنت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ احمدیت کا غلبہ مقدر ہے۔ اور یہی دنیا کی مشکلات کا واحد حل ہے۔ اور اسی تحریک سے دنیا میں حقیقی امن قائم ہوگا۔ انشاء اللہ

پوہلا مہاراں میں جشن فتح

۱۸ مئی کو پوہلا مہاراں کی جماعت نے جشن فتح کا دن بہت شان کے ساتھ منایا۔ گھروں اور مسجد میں چراغاں کیا گیا۔ غربار کو کھانا تقسیم کیا گیا۔ پبلک کو مسجد میں جمع کر کے تقریریں کی گئیں۔ بندہ نے اس اجلاس میں جو تقریر کی۔ اس میں حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیوں کو بڑی وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ اور بتایا گیا۔ کہ وہ پیشگوئیاں کس طرح گورنمنٹ برطانیہ کی فتح و کامیابی کی صورت میں پوری ہوئیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کے ۱۹۴۵ء میں ختم ہونے اور اتحادیوں کی فتح کے متعلق جو کچھ قبل از وقت فرمایا تھا۔ وہ بتایا اور ثابت کیا۔ کہ دنیا بھر کے تمام مذاہب میں سے احمدیت یعنی اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جسکو خدا کی تائید حاصل ہے۔ آخر میں جشن فتح منائے جانے کی حقیقت بیان کی اور بتایا گیا۔ کہ کس طرح یہ فتح احمدیوں کے لئے خوشی کا باعث ہے۔ خاکسار نے اپنا ۱۹۱۶ء کے مندرجہ ذیل رویار کا ذکر کیا۔ کہ ہمارے باورچی خانہ کے دروازہ کی دہلیز میں ایک چوہا چل رہا ہے۔ اور میرے ہاتھ میں ایک آلہ ہے۔ میں نے اس آلہ سے اس چوہے کو کاٹ دیا ہے۔ اس کے بعد میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہو گئے۔ کہ جس طرح یہ چوہا کاٹا گیا ہے۔ اسی طرح برطانیہ جرمنی کو کاٹ دیگا۔

میں نے یہ خواب بہت سے دوستوں کے سامنے بیان کیا۔ اور انہوں نے اسکی تعبیر جنگ میں برطانیہ کی فتح کی۔ دو سال ہوئے میں نے یہ خواب اپنے مکرم دوست میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف جیلز پنجاب لاہور کو سنایا اور پوچھا۔ میرا خواب پہلی جنگِ عظیم کے متعلق تو پورا ہو گیا تھا۔ کیا یہ موجودہ جنگ سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ یہ رویا موجودہ جنگ پر بھی صادق آئے گا۔ خاکسار غلام محمد

امیر جماعت احمدیہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اخویم جناب محمد مستقیم صاحب ڈسٹرکٹ ٹیکسیشن آفیسر لدھیانہ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے محمد وسیم نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو درازیٔ عمر بخشے اور قرۃ العین بنائے آمین خاکسار

ابو العطاء

علم النفس کے جدید نظریئے

مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام مفید عام سلسلہ تقاریر کا تیرا لیکچر "علم النفس کے جدید نظریئے" کے موضوع پر مکرم چودھری محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر فلاسفی ٹی آئی کالج نے زیر صدارت جناب مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ گزشتہ شب بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں دیا۔ اس دلچسپ تقریر میں جناب چودھری صاحب نے فرمایا۔ علم النفس کا آغاز بطور ایک تجرباتی علم کے ۱۸۷۹ سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ ونٹ نے جرمنی میں پہلے پہل ایک تجربہ گاہ بنائی۔ اس کے بعد سے پچھلی صدی کے اختتام تک اسی کے نظریئے کا دور دورہ رہا۔ موجودہ نظریات بیسویں صدی کے شروع میں پرانی نفسیات کے خلاف ردعمل کے طور پر وجود میں آئے۔ ان میں سے دو اہم ترین نظریئے تجزیہ نفس (سائیکو انیلیسس) اور نظریہ کردار یا فعلیت (بی ہیویریزم) ہیں انسانی اعمال میں باہمی مشابہت۔ انسان کی خلاف معمول حالتیں۔ تعلیمی جرائم اور پروپیگنڈہ کے نفسیاتی تجربوں کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور کہا کہ اس اصل کے مؤیدین کے نزدیک انسانی حرکات و افعال اس کے جسمانی تغیرات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس اصل کے بہت بڑے مؤید واٹسن کا دعویٰ کہ انسانی زندگی کا ڈھانچہ پانچ برس کی عمر تک تیار ہو جاتا ہے۔ اور کہ پانچ برس کی عمر تک کے بچہ کی زندگی کو حسب خواہش بنایا جا سکتا ہے۔ نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا۔

دوسرے حصہ تجزیہ نفس جس کا موجد ایک یہودی ڈاکٹر فرائڈ سمجھا جاتا ہے کے نظریہ کہ انسانی اعمال اس کے تحت الشعور خیالات کا نتیجہ ہوتے ہیں اور کہ انہی کے نتیجہ میں خواب وجود میں آتی ہے کو اختصار سے بیان کیا۔ اور کہ اس نظریہ کا مذہب سے زیادہ ٹکراؤ ہے۔ جس کا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کافی و شافی جواب دے دیا ہوا ہے۔

چونکہ مضمون نہایت وسیع تھا۔ اور پون گھنٹہ میں ختم ہونا مشکل۔ اس لئے مضمون کو اسی مرحلہ پر ختم کیا گیا۔ بقیہ حصہ مضمون انشاء اللہ کسی دوسرے وقت بیان فرمائیں گے۔

یہ لیکچر جو مفید معلومات کا مجموعہ تھا۔ نہایت دلچسپی سے سنا گیا۔ آخر پر حاضرین نے بعض سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ مکمل تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں شائع کر دی جائے گی۔

سیکرٹری مجلس مذہب و سائنس

مسجد احمدیہ پونچھ کے چندہ کے متعلق اعلان

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شہر پونچھ (کشمیر) میں عنقریب مسجد احمدیہ تعمیر ہونے والی ہے۔ مسلمان کہلانے والوں میں سے کوئی فرقہ بھی عبادت خانہ بنائے وہ مسجد ہی کہلاتا ہے مسجد شخصی طور پر کسی کی بھی ملکیت نہیں ہوتی کیونکہ وہ بیت اللہ ہے۔ جو فرقہ اس کی تعمیر میں اہتمام کرے۔ اس کی طرف منسوب ہوتی ہے اور اس کی ولایت بھی ہوتی ہے۔ مثلاً پونچھ کی مسجد بگیالاں۔ مسجد میاں نظام الدین صاحب۔ مسجد بادار پیرشاہ صاحب۔ مسجد وزیرنی صاحبہ۔ مسجد اہل حدیث۔ مسجد تیلیاں وغیرہ وغیرہ۔ مسلمانوں کے فرقے ایک دوسرے کی مساجد یا دوسرے کارہائے خیر میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ اور لیتے رہنا چاہیئے۔

چنانچہ جماعت احمدیہ اپنی رواداری کے باعث گوردواروں تک کی تعمیر میں بھی حصہ لیتی رہی ہے اور اس جگہ ہم لوگ انجمن اسلامیہ۔ اسلامیہ ہائی سکول اور مدرسہ قاسم العلوم پونچھ وغیرہ کو بھی باقاعدہ اور عندالضرورت چندہ دیتے رہتے ہیں۔ مدرسہ قاسم العلوم کے ناظم مولوی عبدالرحمن صاحب خطیب مسجد بگیالاں پونچھ ہمارے اس چندہ مسجد پر سب سے بڑے معترض ہیں۔ حالانکہ جب خود ان کے مدرسہ کے لئے احمدیوں سے بھی چندہ لیا جاتا ہے۔ تو انہیں مخالفت کی بجائے مسجد احمدیہ میں خود چندہ دینا چاہیئے۔ مگر انہیں یا ان کے چندہ خواریوں کو کبھی ایک کوڑی بھی دینے کی توفیق نہیں ہوئی۔

چندہ تعمیر مسجد کے لئے ایک عام اپیل کی گئی تھی جس میں بیشتر حصہ احمدیوں کا ہے۔ البتہ بعض ہندوؤں۔ سکھوں۔ عیسائیوں اور بعض دیگر اسلامی فرقوں کے افراد نے بھی حصہ لیا۔ جہاں تک ہمیں علم ہے چندہ دینے والوں میں سے ذاتی طور پر کوئی بھی معترض نہیں جو لوگ اعتراض کرنے یا کرانے کی کوشش کر رہے ہیں اور طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلانے کی غرض سے کئی قسم کے ذرائع اختیار کر رہے ہیں اور یہاں تک پراپیگنڈہ کرتے رہے ہیں۔ کہ گویا میں نے اپنے ذاتی مصارف کے لئے مسجد کا نام لے کر چندہ کی اپیل کی تھی۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اس مد میں کچھ بھی دینے کی توفیق عطا نہیں فرمائی۔

گر اس ضمن میں ہر ممکن غلط فہمی کو دور کرنے کی غرض سے اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی شخص سے بھی ذاتی مصارف کے لئے کوئی چندہ نہیں لیا گیا۔ اگر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشی ہو۔ اور وہ اب ان تنگ نظر اصحاب کے متعصبانہ پراپیگنڈا سے متاثر ہو کر اپنا دیا ہوا عطیہ واپس لینا چاہے۔ تو وہ ہماری رسید واپس کر کے اور ایک حلفیہ بیان بدیں مضمون کہ یہ سب رقم اس نے اپنی جیب سے دی تھی۔ کوئی دوسرا اس میں شریک نہ تھا۔ اپنا چندہ واپس لے سکتا ہے۔

خاکسار بشیر محمود (ڈاکٹر)
مالک اسلامی ہسپتال پونچھ (کشمیر)

تعمیر دفتر انصار اللہ کے چندہ کے متعلق یاددہانی

گزشتہ جلسہ سالانہ انصار کے موقع پر جن احباب نے دفتر انصار اللہ کے لئے وعدہ لکھوا کر ابھی تک اس کا ایفا نہیں فرمایا۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ براہ مہربانی اپنے اپنے حصہ کی موعودہ رقم بہت جلد بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیج کر بمد تعمیر دفتر انصار اللہ مرکزیہ داخل خزانہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور جن احباب نے ابھی تک تعمیر دفتر کے چندہ میں حصہ نہیں لیا۔ ان سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس کام کی اہمیت کے مطابق چندہ کی رقم اپنے ذمہ واجب کر کے مجھے اطلاع دیں کہ کس قدر رقم دینگے۔ اور کب تک اسے ادا فرمائیں گے۔ تا ان کے وعدے نوٹ کر لئے جائیں لیکن اس کام میں انصار جماعت کی جلد توجہ کی ضرورت ہے۔ تا معتد بہ رقم فراہم ہو جانے پر تعمیر دفتر کا کام شروع کیا جا سکے۔

قائد مال مرکزیہ انصار اللہ قادیان

سائیکل پر ۲۹۷ میل تبلیغی سفر

عاجز نے ماہ مارچ اور اپریل میں ضلع گورداسپور کے ۲۵ دیہات میں پیدل ۱۵۰ میل کا دورہ کر کے کتب سلسلہ فروخت کیں اور تبلیغ کی۔ ۲۷ اپریل قادیان سے بذریعہ ریل لاہور گیا۔ وہاں سے قصور۔ فیروزپور۔ تھانہ للیانی۔ شاہدرہ۔ مرید کے۔ کامونکے۔ امین آباد۔ کوٹلی باوے سدھو۔ منڈی بالہ۔ بنگلہ نہر۔ فیروزوالا۔ گوجرانوالہ۔ ترگڑی۔ گگڑ۔ فتح گڑھ۔ ستار پور۔ ہانڈو۔ کھیمہ۔ امرتسر۔ بٹالہ۔ سیکھواں مقامات کا بذریعہ سائیکل* تبلیغی دورہ کیا اور ۲۶۰ روپے کے ٹریکٹ تحفہ لنسپ و کتاب نشان محمد و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فروخت کیں۔ اور چالیس تعلیم یافتہ لوگوں میں اشتہار تقسیم کئے

عاجز قریشی محمد حنیف

مجاہد افریقہ مولوی محمد الدین صاحب کے لئے درخواست دعا

احباب کو معلوم ہے کہ مولوی محمد الدین صاحب مولوی فاضل مبلغ افریقہ کے متعلق پہلے یہ اطلاع آئی تھی کہ جہاز کے ڈوب جانے کے باعث وہ لاپتہ ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی دعا کو سنا۔ اور اب تھوڑا عرصہ ہوا بذریعہ ایڈکراس سوسائٹی پتہ ملا کہ وہ بچائے جانے والوں کی فہرست میں ہیں۔ لیکن اس کے بعد اب تک کوئی پتہ اور تفصیلی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ انتظار رہتا ہے۔ درخواست ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کو اپنی حفاظت میں رکھے اور صحت و سلامتی سے واپس لائے

خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری

* یہ سائیکل جناب ملک عبدالرحیم صاحب احمدی ساکن قصور نے تبلیغ کے لئے دیا ہے جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اخبار احمدیہ

چند گمشدہ فوجی نوجوانوں کے نام | عطاء اللہ صاحب رنگون سے لکھتے

ہیں کہ چند احمدی جو جنگی خدمات سرانجام دیتے ہوئے ایک عرصہ سے لاپتہ تھے۔ انہیں بعض سے ملاقات اور بعض کی خیریت کی پختہ اطلاع ہے۔ ان کے نام درج کرتا ہوں :-

(۱) میاں محمد لطیف صاحب ابن میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی (۲) فضل کریم صاحب ابن چوہدری اللہ بخش صاحب ضلع ہوشیارپور (۳) محمد شفیع صاحب (۴) نذیر احمد صاحب (۵) مبارک احمد صاحب (۶) ہدایت اللہ صاحب (۷) احمد جان صاحب (۸) امام اللہ صاحب

یہ سب احمدی دوست خیریت سے ہیں۔

درخواست دعا | خواجہ محمد شفیع صاحب بمبئی کے بھائی خواجہ محمد یوسف صاحب بخار میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

تلاش | ۷ رمئی کو میرا لڑکا غلام رسول خاں درانی جو کہ قادیان میں پڑھتا تھا۔ یہاں سے قادیان کو روانہ ہوا۔ اور لاہور میں اپنی چچی صاحبہ کی بیمار پرسی کے لئے اُترا۔ اور وہاں سے ۱۲ رمئی کو قادیان روانہ ہوا۔ لیکن قادیان کی ۲۰ ر مئی کی خبر ہے کہ ابھی تک نہیں پہنچا۔ اس لئے عرض ہے کہ کسی دوست کو اس کی خبر ہو تو مجھے اطلاع دیں اگر برخوردار غلام رسول خاں خود اس اطلاع سے واقف ہو جائے۔ تو وہ اپنی خیر و عافیت کی خبر دے غلام سرور درانی سرفنگی چارسدہ

اعلان ولادت | (۱) محمد عبد الجلیل صاحب نیفی کے ہاں بچہ تولد ہوا۔ اُن کی دوسری لڑکی کے بچوں کے لئے درخواست دعا ہے (۲) چوہدری عبد المجید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شملہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا (۳) غلام احمد صاحب ضلعدار نہر شہد یوالی سرگودھا کے ہاں ۵ ر مئی کو لڑکا تولد ہوا (۴) راجہ محمد زمان خاں صاحب ساکن کشمیر کو اللہ تعالیٰ نے ۴۳ سال کی عمر میں فرزند نرینہ عطا کیا ہے (۵) ڈاکٹر محبوب الرحمان صاحب بنگالی قادیان کے ہاں ۱۹ رمئی کو لڑکا تولد ہوا۔ اس سے پہلے تین لڑکے اُن کے فوت ہو چکے ہیں (۶) بیگم فضل وہاب ابوبکر صدیق صاحب بی اے آنرز انسپکٹر سنٹرل ایکسائز گنجام کی ہمشیرہ ناصرہ صاحبہ د بیگم فضل رب عمر صاحب کے ہاں

۷ رمئی کو لڑکی تولد ہوئی۔ احباب سب کے نیک خادم دین اور عمر دراز ہونے کی دعا کریں۔

وفات | (۱) مستری غلام محمد صاحب چک ۵۶ دنیاپور ملتان کی اہلیہ صاحبہ ۱۳ رمئی کو فوت ہو گئیں (۲) ثنا واللہ صاحب ابن چوہدری محمد خاں صاحب احمدی نمبردار گکھڑ کے ۱۵ رمئی کو فوت ہو گئے (۳) محمد حفیظ الرحمٰن صاحب مونگھیر کے برادر نسبتی مولوی سید عبد المنان صاحب کمشکی ابن سید عبد القادر صاحب ایم اے بعمر ۲۰ سال ۶ رمئی کو وفات پا گئے۔ احباب سب کے لئے

این۔ ڈبلیو۔ آر
سروس کمیشن لاہور

این ڈبلیو آر پر اکاؤنٹس کلرک درجہ اول کی اسامیوں کے لئے پہلے ۱۲ رمئی ۱۹۴۵ء تک درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اسی سلسلہ میں اب اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان اسامیوں کے لئے درخواستیں بھیجنے کی تاریخ میں ۳۰ رجون ۱۹۴۵ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ امیدواروں کی آگاہی کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ۴۳ عارضی اسامیاں خالی ہیں جن میں سے پانچ مسلمانوں کے لئے اور ایک سکھوں۔ پارسیوں اور دیسی عیسائیوں کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے علاوہ سولہ امیدواروں کے نام (۱۰ مسلمان ۲ سکھ۔ پارسی اور دیسی عیسائی ایک اچھوت اقوام کے لئے مخصوص اور تین غیر مخصوص ہونگی) فہرست انتظاریہ پر رکھے جائیں گے۔

تنخواہ سو روپے ماہوار معہ گرانی اور دیگر الاؤنسوں کے جو قواعد کی رو سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ نیز رعایتی نرخوں پر راشن خریدنے کا بھی حق ہوگا۔

قابلیت :- امیدوار بی۔ اے آنرز۔ ایم۔ اے یا ایم ایس سی ہونا چاہیئے

عمر سترہ اور تیس سال کے درمیان اور سابق فوجیوں کی صورت میں چالیس سال ہونی چاہیئے

تفاصیل کے لئے ایک ایسے لفافہ کے ساتھ جس پر ایڈریس لکھا۔ اور ٹکٹ چسپاں ہو سیکرٹری کو لکھیئے

اہل اسلام کے لئے ۲۰۰۰ بیس ہزار روپیہ انعام

دنیا کی تمام مذہبی اقوام کی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو رب العالمین کی طرف سے ایک ربانی مصلح مبعوث کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ دین کی تجدید ہوتی ہے۔ اور یہ سلسلہ متواتر جاری رہتا ہے۔ اسلام میں بھی یہ ربانی قانون مسلم ہے۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائیگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔ (ابوداؤد) گزشتہ صدیوں میں ایسے ربانی مجددین کا ظہور برابر ہوتا رہا۔ اس طرح اس صدی میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مقرر فرمایا۔ بہت سے لوگ آپ کی جماعت کے عظیم الشان تبلیغی کارنامے دیکھ کر یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ آپ کو اس صدی کا مجدد ماننے کے لئے تیار ہیں۔ مگر آپ کے دوسرے دعووں کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کیا جو شخص اس عالم الغیب کی طرف سے دنیا کی راہنمائی کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ وہ اپنی طرف سے جھوٹے دعوے کر کے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ ایسے خیال والے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں کیونکہ اس کے یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے باوجود عالم الغیب ہونے کے نعوذ باللہ ایسی سخت غلطی کی کہ اس صدی میں ایک صادق کو مبعوث کرنے کے عوض ایک کذاب کو منتخب کیا۔ نعوذ باللہ۔ اے لوگو! خدا کا خوف کرو۔ اور کچھ تو عقل سے کام لو۔ تم اسی غلط عقیدہ پر اڑے رہوگے اس لئے ہم پر حجت پوری کرنے کیلئے یہ چیلنج دیتے ہیں کہ اگر تمہارا یہی خیال ہے تو تمہاری نظر میں اس صدی کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا کون صادق ربانی مجدد ہے تو اسے پبلک میں پیش کرو۔ اور ہم تم کو بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ ورنہ مخبر صادق کی یہ حدیث یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ مرتے ہی منکر نکیر دونوں فرشتوں کی طرف سے یہ پرسش ہوگی کہ تم نے اپنے زمانہ کے ربانی امام کو مانا یا نہیں ماننے والوں کے لئے جنت ہے۔ اور منکرین کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہے خدا تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا تم بھی ہمارے روحانی بھائی ہو جاؤ پھر ہم سب ملکر دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام میں لگ جائیں۔ یہی خدا تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے اور ہم سب پر یہ بجا لانا فرض ہے۔ عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن یکم جون۔ برطانوی حکومت ایران کے مطالبہ پر کہ اتحادی اپنی فوجیں نکال لیں۔ ہمدردانہ غور کر رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں روس اور امریکہ سے مشورہ شروع ہو گیا ہے۔ البتہ اس بات پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ ۱۹۴۲ء کے معاہدہ کے مطابق ایران میں اتحادی فوجیں جاپان کی جنگ کے خاتمہ کے چھ مہینہ بعد تک رہ سکتی ہیں۔

چنگکنگ یکم جون۔ مارشل چیانگ کائی شیک کے استعفیٰ سے چین کیبنٹ کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ منچوریا۔ ہانگ کانگ اور دیگر چینی علاقوں کے آزاد ہونے کے بعد پیدا ہونے والے متوقع مسائل کے پیش نظر مارشل چیانگ کے لئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ وزیر اعظم کے عہدہ سے استعفیٰ دینے سے ان کی پوزیشن کمزور نہیں ہوئی۔ وہ بدستور چین کے حاکم اعلیٰ اور کمانڈر انچیف ہیں۔ اور نقل و حرکت کے لئے آزاد ہو گئے ہیں۔

دمشق یکم جون۔ کل دمشق سے انگریز عورتوں اور بچوں کو نکال لیا گیا ہے۔ برطانوی ٹرانسپورٹ گاڑیوں کو آرمرڈ کاروں کی معیت میں جمص بھیجا گیا۔ اور ان پر سوار کر کے برطانوی باشندوں کو شہر سے باہر محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا۔ برطانوی وزیر مقیم دمشق کی بیوی بذریعہ موٹر کار شہر سے باہر جا رہی تھی۔ تو فرانسیسی سپاہیوں نے اس کی نگرانی شروع کر دی۔ اور ان سے بدسلوکی کی۔ برطانیہ کے ایریا کمانڈر نے اس کے خلاف دمشق میں مقیم فرانسیسی ڈیلیگیٹ سے فوراً پروٹسٹ کیا۔ اس کے علاوہ اور کئی برطانوی افسروں کی تلاشیاں بھی لی گئیں۔ تلاشیاں لینے والے فرانسیسی افسر ٹامی گنوں اور رائفلوں اور بعض حالتوں میں دستی بموں سے مسلح ہوتے تھے۔

سان فرانسسکو یکم جون۔ ۲۶ مئی کو ٹوکیو پر بمباری میں ۳ سرکردہ جاپانی یعنی ڈپلومیٹک سروس کا ہیڈ بینک آف جاپان کا نائب گورنر اور انٹرنیشنل کورٹس کا سابق جاپانی جج ہلاک ہو گئے ہیں۔

سان فرانسسکو۔ یکم جون۔ ٹوکیو ریڈیو نے سات جاپانی امیر البحروں کے ہلاک ہو جانے کا اعلان کیا ہے۔ گذشتہ ایک سال کے عرصہ سے اب تک ایک سو سے زیادہ جاپانی امیر البحر ہلاک ہو چکے ہیں۔

کراچی یکم جون۔ حیدر آباد سندھ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ منگل کی شام کو ہندو اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ جس میں پندرہ آدمی مجروح ہوئے۔ ان میں سے کچھ کی حالت نازک ہے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن یکم جون۔ کل ویسٹ منسٹر میں کھچا کھچ بھری ہوئی برطانوی پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کی ہنگامی گورنمنٹ کو اس کے پہلے اجلاس میں نمودار ہونے پر مسرت کا اظہار کیا گیا۔ کل مسٹر چرچل اور ان کی کیبنٹ کے دو سابقہ ساتھی بیون اور ہربرٹ مارلین سیاسی مخالف کامنز میں الگ سیٹوں پر بیٹھے۔

ماسکو یکم جون۔ ان دنوں مقبوضہ جرمنی میں روسی کئی قسم کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ روسی اپنا وہ تمام سامان اور مشینری نکال لے گئے ہیں۔ جو جرمن فوجیں روس سے اٹھا لائی تھیں۔ ۱۵۰ کاریں سامان سے لدی ہوئی جرمنی سے سوویٹ یونین کو روانہ ہو چکی ہیں۔ اور ابھی تین سو مزید کاریں یہاں سے روانہ ہونے کا انتظار کر رہی ہیں۔ کئی مشینی آلوں پر جرمن ٹریڈ مارک کا نشان پایا گیا۔ حالانکہ وہ روس میں بنی ہوئی تھیں۔ جرمنوں کے ساتھ سختی برتی جا رہی ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا ہے۔ کہ جرمن جرنیل میز کے سامنے اٹن شن کھڑا ہوا ہے۔ اور روسی افسر اس کا بیان قلمبند کر رہا ہے۔

نئی دہلی یکم جون۔ مسٹر آصف علی صاحب گورداسپور جیل سے رہائی کے بعد جب دہلی پہنچے۔ تو انہیں معلوم ہوا۔ کہ ان کا مکان اور کار جو ان کی مفرور بیوی مسز آصف علی کے نام پر تھے۔ گورنمنٹ نے قرق کر کے بذریعہ نیلام فروخت کر دیئے ہیں۔ ان کی ساس بھی ان کی عدم موجودگی میں فوت ہو گئیں۔ اور اب وہ تن تنہا ہیں۔

لنڈن یکم جون۔ کل ہاؤس آف کامنز میں جن لوگوں نے ہندوستان کے متعلق سوالات دریافت کئے۔ ان میں مسٹر ایٹلی لیڈر اپوزیشن بھی شامل تھے۔

لاہور یکم جون۔ سونا ۷۵/- چاندی ۱۳۲/- پونڈ ۵۰/۷/- روپے۔

امرتسر یکم جون۔ سونا ۷۷/۸/- روپے چاندی ۱۳۲/- روپے۔ پونڈ ۵۰/- روپے

دمشق یکم جون۔ گولی چلنے سے ایک برطانوی افسر ہلاک اور ایک دوسرا افسر شدید زخمی ہوا۔

پیرس یکم جون۔ اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یورپ میں مقیم جنگی نامہ نگاروں کی خبروں پر سے سنسر شپ اڑا دی گئی ہے۔

پیرس یکم جون۔ رائٹر اطلاع دیتا ہے۔ کہ ہٹلر کی خاتون سیکرٹری کرا سٹا شروڈن کو امریکی عسکر ہفتم نے گرفتار کر لیا ہے۔

لنڈن یکم جون۔ اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ برطانیہ بوڑھوں کا ملک بن رہا ہے۔ ۱۹۳۹ء کے اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے۔ کہ ۱۴ سال سے کم عمر کے بچوں کی تعداد ۱۹۳۱ء کی نسبت ایک لاکھ کم تھی۔ مگر ۶۵ سال سے زیادہ عمر کے بوڑھوں کی تعداد میں ۸ لاکھ کا اضافہ ہو گیا تھا۔

واشنگٹن یکم جون۔ آج بھاری امریکن بمباروں نے اوساکا پر دن کے وقت حملہ کیا۔ جس میں ۴۵۰ بمباروں نے حصہ لیا۔ اور ۳۲۰۰ ٹن وزنی آگن گولے گرائے۔ بمباروں کے ساتھ حفاظت کے لئے بہت سے فائٹر بھی تھے۔ اوساکا جاپان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ جس کی آبادی ۳۰ لاکھ ہے۔ یہاں سمندری جہاز بنانے کے کئی کارخانے ہیں۔ اور بہت سی ریلیں یہاں آکر ملتی ہیں۔ انجینیری لحاظ سے بھی یہ مرکز ہے۔

پیرس یکم جون۔ نامہ نگار نے خبر دی ہے۔ کہ جنرل ڈیگال کو برطانیہ کی طرف سے جو پیغام دیا گیا تھا۔ جنرل ڈیگال اس کا کوئی جواب نہ دینگے۔

واشنگٹن یکم جون۔ پریذیڈنٹ ٹرومین شام و لبنان کے معاملات میں برطانیہ کی مداخلت کو پسند کرتے ہیں۔

کانڈی یکم جون۔ شان کی پہاڑیوں میں ہمارے چھاپہ مار دستوں کو بہت کامیابی ہو رہی ہے۔ اس وقت تک اس علاقہ میں ۵۰ ۳۶ جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اور ۲۰۰ سے زائد موٹر لاریاں تباہ کر دی گئیں۔ چھاپے مارنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ اس دستہ سے جاپانیوں کو بھاگنے کے لئے حفاظتی لائن نہ بنانے دی جائے۔

لنڈن یکم جون۔ شام کے شہر دمشق میں لڑائی بند ہو گئی ہے۔ بیروت میں عام ہڑتال جاری ہے۔

لنڈن یکم جون۔ آج لارڈ ویول وائسرائے ہند ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے۔

لنڈن یکم جون۔ لیبر پارٹی کے لیڈر سر آرچی بالڈ سنکلیر نے بتایا۔ کہ ہندوستان کو سلف گورنمنٹ دینے کے لئے لیبر پارٹی کی پالیسی کیا ہو گی۔ انہوں نے کہا لیبر پارٹی ہندوستان کی مختلف پارٹیوں میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کرے گی۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا۔ تو ہندوستان کے ترقی پسند حصہ کو سلف گورنمنٹ دیدی جائے گی۔ اور دوسرے پسماندہ حصہ کو اس میں روک نہ بننے دیا جائے گا۔

کانڈی یکم جون۔ لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن کے پاس اب بہت سا جنگی سامان اور فوج پہنچ گئی ہے اور اب ایک نئی فوج بنانے کا کام شروع کر دیا گیا۔ جس کا نام بارھویں فوج ہو گا۔ اور اس کا ہیڈ کوارٹر رنگون ہو گا۔

کانڈی یکم جون۔ اس وقت برما کے دو دور دراز مورچوں پر زور کی جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ کلاما کے مورچہ پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ پیرم سے ۱۲ میل شمال کی طرف جاپانی فوج ۲۶ گھنٹے حملے کرتی رہی۔ اس عرصہ میں اسکے دو سو سپاہی اور پانچ افسر کام آئے ۹ سپاہیوں کو جن میں ایک کپتان ہے قید کر لئے گئے

چنگکنگ یکم جون۔ کیانگسی کے علاقہ میں چینی فوجیں نینی شہر سے آگے بڑھ گئی ہیں۔

کانڈی یکم جون۔ جنوبی برما میں ۱۹ ہندوستانی ڈویژن کے دستے ٹانگو سے ۱۳½ میل آگے نکل گئے ہیں۔ جہاں جاپانیوں نے ۹۰ فٹ لمبا پل برباد کر دیا ہے۔ اب نیا پل بننے پر ہماری فوجیں آگے بڑھ سکیں گی۔

واشنگٹن یکم جون۔ امریکن کانگرس کی متعلقہ کمیٹی ۱۴ جون کو امریکہ میں ہندوستانیوں کو شہریت کے حقوق دینے کے سوال پر دوبارہ غور و خوض کریگی۔

لاہور یکم جون۔ پنجاب میں گڑ کی ملکی پیداوار بڑھانے اور کوئلہ کے بہترین استعمال کے لئے حکومت نے ایک نئی سکیم تیار کی ہے۔ جس کے ماتحت ۴

۴ ریسرچ کے کام کے لئے حکومت نے فی الحال ایک لاکھ روپیہ مخصوص کیا ہے۔ ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ ایک مائننگ انجینئر اور کول ریسرچ کیمسٹ بھی مقرر کر دیا گیا ہے۔